سوال

والد صاحب چاہتے ہیں کہ بیٹی کےلیے خاوند بھی اپنی شہریت کا ہو، وہ ہمارے ہر قسم کے معاملات میں حکم چلانا پسند کرتے ہیں، کیا آپ کےلیے ممکن ہے کہ آپ کوئی ایسی دلیل پیش کریں کہ لڑکی کو خاوند اختیار کرنے کا حق ہے چاہے وہ کسی بھی ملک کی شہریت رکھتا ہو صرف یہ ہے کہ وہ صالح اور نیک اوراچھی طبیعت کا مالک ہونا چاہیے؟ میرے والد صاحب کا خیال ہے کہ بچی کو خاوند کے اختیار میں کوئی حق نہیں یہ حق صرف بچی کے والد کو ہے، لیکن میرے خیال میں وہ صرف اسے اختیار کریں گے جوان کے ملک کی شہریت رکھتا ہو، کیا بچی کےلیے جائز ہے کہ اگر وہ مناسب شخص پالے تو اسے اپنا خاوند اختیار کرے جب کہ کفو بھی رکھتا ہے چاہے والد صاحب شہریت کی وجہ سے موافق نہ بھی ہوں؟ اور پھر والد صاحب دین کے معاملہ میں بھی ایسا شخص اختیار کرینگے جوکہ ان کی خواہش کے مطابق ہو، وہ لوگوں کو اپنی طاقت وثروت اور نام دکھانا پسند کرتے ہیں، توکیا ایسا ممکن ہے کہ کوئی ایسی دعا بتائیں جس کے پڑھنے سے والد صاحب کا اخلاق بہتر ہوجائے اور وہ ایک سہل پسند بن جائیں تاکہ معاملات کرنے میں آسانی پیدا ہو؟ تعاون کی دوخوست کی جاتی ہے۔

جواب

الحمد للہ

اول :

جمہور علماء کرام کے نزدیک صحیح یہی ہے کہ نکاح کی شروط میں ولی کا ہونا بھی ایک شرط ہے، عورت کا نکاح ولی کے بغیر صحیح نہیں، اس کی تفصیل کےلیے آپ سوال نمبر (2127) کے جواب کا مراجعہ کریں۔

اور ولی کےلیے سب سے زیادہ حقدار شخص والد ہی ہے، لیکن اگر اس میں ولی بننے کی اہلیت نہ ہو اور یہ ثابت ہوجائے کہ والد ولی بننے کا اہل نہیں تو پھر ولایت ساتھ والے میں منتقل ہوجائے گی مثلا دادا وغیرہ، اس مسئلہ کی تفصیل اور دلائل معلوم کرنے کےلیے آپ سوال نمبر (7193) اور (31119) کے جوابات کا مراجعہ کریں۔

دوم :

صفات شرعیہ اور شروط جوکہ خاوند میں ہونا ضروری ہیں ان میں سب سے اہم دین ہے، جس کے بارہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

(جب تمہارے پاس ایسا شخص آئے جس کا دین اور اخلاق تمہیں پسند ہو تو اس کا نکاح کردو، اگر ایسا نہیں کروگے تو زمین میں بہت فساد اور فتنہ کھڑا ہوجائے گا) سنن ترمذی حدیث نمبر (1005) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح سنن ترمذی (1084) میں اسے صحیح قرار دیا ہے۔

آپ مزید تفصیل کےلیے سوال نمبر (6942) اور (5202) کے جوابات کا بھی مراجعہ کریں۔

سوم :

نکاح کی شرعی شروط میں سے ایک شرط یہ بھی ہے کہ ہونے والی بیوی کی رضامندی بھی شامل ہونی چاہیے۔

اس کی دلیل نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

(ایم عورت (جوکہ پہلے شادی شدہ ہو) کی شادی اس سے اجازت لینے سے قبل نہ کی جائے، اور کنواری لڑکی سے بھی نکاح کی اجازت لی جائے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے صحابہ کرام نے عرض کی کہ اس کی اجازت کس طرح ہوگی؟

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (کنواری) کی اجازت اس کی خاموشی ہے) صحیح بخاری حدیث نمبر (4741) صحیح مسلم حدیث نمبر (2543)۔

اس طرح کسی کےلیے بھی یہ جائز نہیں کہ وہ اسے کسی بھی شخص سے شادی کرنے پر مجبور کرے، اوراسی طرح لڑکی کےلیے بھی یہ جائز نہیں کہ وہ ولی کی اجازت کے بغیر خود ہی شادی کرلے۔

لھذا صحت نکاح کےلیے ولی کی موجودگی شرط ہے، اورلڑکی جس سے نکاح نہیں کرنا چاہتی اسے اس کے ساتھ نکاح کرنے پر مجبور نہیں کیا جاسکتا، اورایسا کرنے سے اسے نافرمان شمار نہیں کیا جائے گا۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

والدین کواس بات کی اجازت نہیں کہ وہ بچے کا اس سے نکاح کریں جسے وہ نہیں چاہتا، اگر وہ نکاح سے رک جاتا ہے تواس سے وہ عاق اورنافرمان شمار نہیں ہوگا، جس طرح اگرکوئی چیز نہیں کھانا چاہتا تواس کا کھانا۔ الاختیارات ص (344)۔

چہارم:

آپ کے والد اورجس پروہ قائم ہیں کے بارہ میں ہم یہ نصیحت کرینگے کہ:

اول:

ان کی غیر موجودگی میں ان کےلیے دعا کرنا، یہاں کوئی معین اورخاص دعا نہیں بلکہ آپ یہ دعا کریں کہ اللہ تعالی ان کی اصلاح فرمادے، اوران کا شرح صدر کردے۔

دوم:

والد کے کچھ دوست واحباب سے مددوتعاون لیں یا پھر رشتہ داروں کے ذریعہ جن پروہ بھروسہ کرتے ہیں کہ ان کی اصلاح کرنے کی کوشش کریں۔

سوم:

حسب استطاعت اپنی زبان میں تقاریر کی کیسٹیں اورکتابیں حاصل کریں جن میں اخلاق حسنہ اختیار کرنے کی ترغیب دی گئی ہواوربرے اخلاق کی نقصانات بیان کیے گئے ہوں، اوریہ اپنے والد کوکسی اچھے سے اسلوب کے ساتھ بطورھدیہ پیش کریں ہوسکتا ہے اللہ تعالی اسے ان کی اصلاح کا سبب بنا دے۔

ہم اللہ تعالی سے دعا گو ہیں کہ آپ کواپنی رضا اورمحبوب کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

واللہ اعلم.

22760